کرامات بینات محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ
محبوب سبحانی شہباز لامکانی حضرت شیخ غوث اعظم جیلانی

ولادت ۱۲۴۳ھ — ۱۸۲۷ء
وفات ۱۳۰۷ھ — ۱۸۹۰ء

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : **گلدستہ کرامات**

مصنف : حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ

بایمائے محبت : حضرت مولانا الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ
شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑہ)

نگران : مولانا محمد منشا تابش قصوری (مریدکے) لاہور

بمعاون خاص : استاذ القراء مولانا الحافظ القاری ذوالفقار احمد برسالوی مدظلہ

باہتمام : جناب محمود احمد حافظ قصوری، پروفیسر حافظ محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے

پرنٹنگ، ڈیزائننگ : شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853
بائنڈنگ

بار اول (پاکستان): ۱۴۳۲ھ/ 2011ء

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ

رابطہ موبائل نمبر : 0300-8002585, 0345-4680027

گنہگار ہوا کہ عبدالقادر عبدالقادر فرشتگان یہ جواب خلاف قواعد منکر مستعد کرنے عذاب کے ہوئے
اُسی وقت فرشتگان ربانی کو حکم یزدانی ہو چکا کہ یہ شخص اگرچہ فاسق ہے مگر غوث الاعظم ہمارے محبوب
کا عاشق ہے اور اپنے دعویٰ عشق میں صادق ہے کہ ہر ایک سوال میں سوائے نام محبوب مرغوب ہمارے کے
اور کچھ جواب نہیں دیتا اسکو خواب راحت میں سُلا دو اور بارگاہ الٰہی کے سامنے سے اُٹھا دو اور قبر اُسکی غیرت بہشت
بنا دو چنانچہ برکت اسم نامی نام گرامی اُس پیر عظامی کل سیئات اُس عاصی کے مبدل بحسنات ہو گئے الحمد للہ اغفر لی ذنوبی
واستر عیوبی بحق محبوبک ومطلوبک ومحبوبک غوث الاعظم عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی

چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان		چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان

غزل از مؤلف عفی عنہ

میں ہوں مرید اُس شہ عالیجناب کا
یہ آفتاب ذرہ ہے اُس آفتاب کا
دریا کو بسکہ سوز محبت ہے آپ کا
لخت جگر جناب رسالت مآب کا

قربان ماہ نو بھی ہے جسکی رکاب کا
پانی نہ مانگے دشمن دیں اُسکے روبرو
چھاتی پہ لہر کی ہے پھپھولا حباب کا
قطب زمانہ غوث علی میں محی دین

مہتاب اک ستارہ ہے اُس مہر رخ کے سامنے
نکلے جو جلوہ آپکی تیغ پر آب کا
دلبند مرتضیٰ ہے پیارا حسین کا
لائق ہے کون دوسرا ایسے خطاب کا

اُسکو ہے وہاں فراغ سوال و جواب کا	کافی ہے نام اُسکا مرور کو گور میں

مناقب چہل و سوم در بیان بعض اوصاف آن مخزن کرامات محلّا درجات محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ

مداحان پیر و وصافان دستگیر روایت کرتے ہیں کہ جناب فیض مآب مالک کتاب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی
نہایت مقبول وضع اور خوش پوشاک رہتے تھے اور جسم مبارک کے کپڑے بھی ایسے بیش قیمت اور گرانبہا
ہوتے تھے کہ ایک گز کپڑا دس دینار کو خریدا جاتا تھا بلکہ ایک دفعہ عمامہ کرامت شمامہ جناب غوثیہ کا ستر ہزار دینار کو خریدا
گیا تھا اور حضرت نے وہ عمامہ فقط ایک ہی دفعہ زیب سر اقدس عنایت اساس کیا اور پھر وہ تاج ایک محتاج
کو بخشدیا جب اُس غریب با نصیب نے وہ عمامہ اپنے سر پہ باندھا تو فوراً اُسکے دیدہ دل محبت منزل کے
بانوار الٰہی روشن ہو گئے تمام زمرہ اولیائے کرام میں اُسنے عزت پائی اور پگڑی اُتفاق کی سر پہ باندھی

غزل از مؤلف عفی عنہ